کتاب الأضحیة

دم کٹی ہوئی بھیڑ کی قربانی ہوسکتی ہے؟

مخدوم ومکرم حضرت مفتی قاضی مجاہد الاسلام قاسمی صاحب

دوسوال برائے استفتاء پیش خدمت ہے، جواب مرحمت فرما کر شکر گذاری کا موقع عنایت فرمائیں گے۔

ہمارے دیار میں بھیڑ ہی قربانی میں ذبح ہوتے ہیں، بکرے اور گائے کا رواج بہت کم ہے، یہاں بھیڑ کی پرورش اور کاروبار گوروں کے ہاتھ میں ہے، حفظان صحت کے پیش نظر بھیڑ کی دم چھوٹی عمر میں کاٹ دیتے ہیں، وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ دم نہ کاٹنے کی صورت میں دم پاخانہ کے مقام پر چپک جاتی ہے، پھر جانور کو پاخانہ کرتے وقت تکلیف ہوتی ہے، وہاں پر یعنی پاخانہ کے مقام پر کیڑے پیدا ہوتے ہیں اور وہ کلیجے اور جگر میں پہنچتے ہی وہ کلیجہ انتہائی مضر صحت ہوتا ہے اور جانور کمزور ہو جاتا ہے، ہمارے یہاں مذبح میں ذبح کے بعد ہر جانور کا ڈاکٹری معائنہ ہوتا ہے۔ اگر کلیجہ میں کیڑے پائے گئے تو اس کلیجے کو آگ کی نذر کر کے جلا دیتے ہیں۔ اور وہ کیڑا اتنا جاندار ہوتا ہے کہ کھولتے ہوئے پانی میں کلیجے کو ابالا جائے تب بھی نہیں مرتا۔ اور پھر دم کاٹنے سے جس طرح خصی کرنے سے فربہ ہوتا ہے، دم کاٹنے کی صورت میں بھی جانور فربہ ہوتا ہے، دم والے جانور بھی ملتے ہیں، مگر بہت کم اور بکرے تو بہت ہی کم ملتے ہیں، اور بہت گراں۔ ان حالات میں اگر وقت پر دم بریدہ بھیڑ ہی ملیں تو اس کی قربانی ہوسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب وباللہ التوفیق

جب طبی تجربات سے یہ بات ثابت ہے کہ بھیڑ کو امراض سے بچانے کے لئے اس کی دم

کاٹ دینا ضروری ہے، ورنہ بھیڑ امراض کا شکار ہو کر نہ صرف یہ کہ انتہائی لاغر و نحیف ہو جائے گا، بلکہ اس کے گوشت کا استعمال انسانی صحت کے لئے بھی مضر ہو سکتا ہے تو ایسی صورت میں یہ دم کاٹنا، بھیڑ کو عیب دار بنانا نہیں بلکہ اس کو عیب سے بچانا ہے، اس لئے دم بریدہ بھیڑ کی قربانی جائز و درست ہے، دم کاٹ دینے سے بھیڑ عیب دار نہیں ہوا (۱)، فقط، واللہ تعالیٰ اعلم۔

نماز عید سے قبل دی ہوئی قربانی کا حکم

کیا فرماتے ہیں مفتیان دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نماز عید الاضحیٰ کے قبل قربانی کرنا جائز ہے کہ نہیں، ہم لوگوں کے درمیان اختلاف ہے کہ بعد نماز قربانی کرنا چاہئے، قبل نماز قربانی جائز نہیں ہے، مہربانی فرما کر جواب باثواب سے مطلع فرمائیں کہ قبل نماز قربانی کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب وباللہ التوفیق

جہاں عید الاضحیٰ کی نماز ہوتی ہے وہاں نماز سے قبل قربانی کرنا درست نہیں ہے، لیکن جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی ہے وہاں نماز سے قبل بھی قربانی کر سکتے ہیں (۲)، فقط، واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

(۱) "ویضحي بالجماء والخصي والثولاء" (الدر المختار علی رد المحتار ۹/ ۴۶۷)، الفتاوی الہندیہ ۵/ ۲۹۷۔

(۲) "ووقت الأضحية يدخل بطلوع الفجر من يوم النحر، إلا أنه لا يجوز لأهل الأمصار الذبح حتى يصلي الإمام العيد، فأما أهل السواد فيذبحون بعد الفجر والأصل فيه قوله عليه السلام "من ذبح شاة قبل الصلاة فليعد ذبيحته ـــــ" (صحیح البخاری، کتاب الاضاحی ۶/ ۲۳۸ طبع استنبول) غير أن هذا الشرط في حق من عليه الصلاة وهو المصري دون أهل السواد" (فتح القدیر ۹/ ۵۲۵، ۵۲۶ طبع بیروت)، رد المحتار ۹/ ۴۶۰۔

Scanned with CamScanner